مقالات

ترتیب وتحریر
حافظ صلاح الدین یوسف

قبروں کو پختہ کرنے یا ان پر گنبد وغیرہ بنانے کی ممانعت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

راقم کی کتاب ــــ "قبر پرستی - ایک حقیقت پسندانہ جائزہ" ــــ کا دوسرا ایڈیشن زیرِ ترتیب و طبع ہے، جس میں متعدد مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے۔ زیرِ نظر حصہ بھی اسی کے لیے بطورِ اضافہ لکھا گیا ہے جو "حرمین" کے قارئین کرام کی نذر ہے۔ (ص ۔ ی)

۱۔ "عن جابر قال نهى رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلّم اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ"

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ۳۲، ج ۲، ص ۶۶۷، طبع بیروت، رقم الحدیث ۹۷۰، جامع ترمذی، ج ۱ ص ۱۷۰، کتاب الجنائز، طبع نور محمد کراچی)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے، ان کے اوپر بیٹھنے اور ان پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

۲۔ "عن ابی الھیاج الاسدی قال قال علیؓ بن ابی طالب اَلاَ اَبْعَثُکَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ علیه رسول اللّٰہ صلّی اللّٰه علیه وسلم اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ۔"

(صحیح مسلم، ج ۲ ص ۶۶۶، رقم الحدیث ۹۶۹، باب الامر بتسویۃ القبر، طبع بیروت)

"حضرت ابوہیاج اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسے کام کے لیے مقرر نہ کروں، جس کے لیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا تھا؛ وہ یہ کہ جو بھی تصویر ہو، اسے مٹا ڈالا جائے۔ اور جو قبر بھی اونچی ہو، اسے زمین کے برابر کر دیا جائے۔"

امام نوویؒ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

"فیه ان السنة ان القبر لا یرفع عن الارض رفعًا کثیرًا، ولا یُسَنَّمُ بل یرفع نحو شبرٍ و یسطح۔"

(صحیح مسلم، جلد و صفحہ مذکور)

"اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنّت یہ ہے کہ قبر زمین سے زیادہ اونچی نہ کی جائے اور نہ کوہان نما بنائی جائے، بلکہ صرف ایک بالشت اونچی رکھی جائے (جیسا کہ دوسرے دلائل سے معلوم ہوتا ہے) اور چھت کی طرح مربع رکھی جائے۔"

یہ حدیث جامع ترمذی میں بھی ہے۔ امام ترمذیؒ یہ حدیث درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"حدیثُ علیٍّ حدیثٌ حَسَنٌ والعمل علٰی ھذا عند بعض اھل العلم یکرھون ان یّرفع القبر فوق الارض قال الشّافعی اکرہ ان یرفع القبر الّا بقدر ما یعرف انّهٗ قبر لکیلا یوطأ ولا یجلس علیه۔"

(جامع ترمذی، ج ۱، ص ۱۷۰، کتاب الجنائز، طبع نور محمد، کراچی)

"حضرت علیؓ کی یہ حدیث بہت اچھی ہے، بعض اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے وہ یہ ناپسند کرتے ہیں کہ قبر زمین سے اونچی رکھی جائے (یعنی زمین کے برابر رکھنا بہتر ہے) امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں قبر کو زیادہ اونچا کرنا ناپسند کرتا ہوں۔ قبر صرف اتنی اونچی رکھی جائے، جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ قبر ہے، تا کہ کوئی اسے نہ روند سکے اور نہ اس پر بیٹھ سکے۔"

۳۔ "اَنَّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ حَدَّثَهٗ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ بِرُوْدِسَ فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَّنَا فَاَمَرَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِقَبْرِهٖ فَسُوِّيَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا۔" (صحیح مسلم، ج ۲، ص ۶۶۶)

"ثمامہ بن شفیؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم سرزمین روم کے جزیرہ رودس میں حضرت فضالہؓ بن عبید کے ساتھ تھے کہ ہمارے ایک ساتھی کا وہاں انتقال ہوگیا، تو حضرت فضالہؓ نے (ساتھی کو دفنانے کے بعد) حکم دیا کہ اس کی قبر کو (زمین کے) برابر کردیا جائے۔ پھر حضرت فضالہؓ نے فرمایا کہ (میں نے یہ حکم اس لیے دیا ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔"

۴۔ اپنے آخری مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے بعد آپؐ دنیا سے رخصت ہوگئے کہ:

"لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاۗئِهِمْ مَسَاجِدَ۔"

"اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔"

دوسری روایت کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَاۗئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔"

(صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، باب ۳، ص ۳۷۶، ۳۷۸، طبع بیروت)

"خبردار! تم سے پہلے لوگوں نے اپنے پیغمبروں اور نیک بندوں کی قبروں کو سجدہ گاہ (عبادت گاہ) بنالیا، یاد رکھنا! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنالینا، میں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔"

قبریں سجدہ گاہ اور عبادت گاہ اسی وقت بنتی ہیں، جب انہیں پختہ بنالیا جاتا ہے، یا ان پر کوئی گنبد اور عمارت تعمیر کردی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے یہ حدیث بھی قبروں کو پختہ بنانے یا ان پر گنبد وغیرہ بنانے کی ممانعت کی دلیل ہے۔

۵۔ "عن ابی محمد الھذلی عن علیؓ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ جَنَازَةٍ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلَا یَدَعُ بِهَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَهٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخَهَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَانْطَلَقَ فَهَابَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ فَرَجَعَ فَقَالَ عَلِیٌّ اَنَا اَنْطَلِقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اَدَعْ بِهَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرْتُهٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّیْتُهٗ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخْتُهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ لِصَنْعَةِ شَیْءٍ مِّنْ هٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ اِلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم"

(الفتح الربانی ترتیب مسند احمد بن حنبل الشیبانی، ج ۸، ص ۷۰۔ ۷۲، دار الحدیث قاہرہ مصر)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے، آپؐ نے (اس موقع پر) فرمایا: "تم میں سے کون ہے جو مدینے میں موجود ہر بُت کو توڑ ڈالے، ہر قبر کو برابر کر دے اور ہر تصویر کو مٹا ڈالے؟" ایک شخص نے کہا، "اللہ کے رسولؐ! میں اس کام کے لیے تیار ہوں" چنانچہ وہ گیا، لیکن اہلِ مدینہ سے ڈر کر واپس آ گیا۔ حضرت علیؓ نے پیشکش کی کہ "اے اللہ کے رسولؐ! میں جا کر یہ کام کرتا ہوں" چنانچہ وہ گئے اور واپس آ کر انہوں نے رپورٹ دی کہ میں نے ہر بُت کو توڑ ڈالا، ہر قبر کو زمین کے برابر کر دیا اور ہر تصویر کو مٹا ڈالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آئندہ اس قسم کا کوئی کام کسی نے کیا تو اس نے یقیناً اُس دین کا انکار کیا، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔"

بعض ضروری وضاحتیں:

گزشتہ صفحات میں مُسنّم اور مُسطّح کے الفاظ آئے ہیں۔ مُسنّم کا مطلب ہے قبر کو کوہان نما بنانا۔ اور مُسطّح کا مطلب ہے، چھت کی طرح مربع (چوکور شکل) میں قبر بنانا۔ بعض علماء مسطح قبر بنانے کے بھی قائل ہیں، تاہم جمہور علماء مُسنّم (کوہان نما) ہی کے قائل ہیں۔

اسی طرح بعض روایات میں قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا جو حکم آیا ہے، اس کا مطلب بالکل

زمین کے ساتھ برابر کر دینا نہیں ہے، بلکہ دوسری روایات کے ساتھ ملا کر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ زمین سے زیادہ اونچی قبر نہ بنائی جائے۔ ہاں زمین سے صرف ایک بالشت اونچی رکھی جائے، جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیمؓ کی قبر ایک بالشت اونچی رکھی تھی۔
(ملاحظہ ہو الفتح الربانی، جلد ۸، ص ۷۵)

فقہ حنفی سے قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت کی صراحت:

ہمارے ملک کی اکثریت فقہ حنفی کی پیروکار ہے۔ مذکورہ احادیث کے بعد مزید کسی فقہ کے حوالوں کی ضرورت تو نہیں رہتی۔ تاہم اتمامِ حجت کے طور پر فقہ حنفی کے چند حوالے بھی پیشِ خدمت ہیں:

۱۔ امام ابو حنیفہؒ کے تلمیذِ خاص اور فقہ حنفی کے مُدوّنِ اول امام محمدؒ اپنی کتاب، "کتاب الآثار" میں لکھتے ہیں:

"ارفعوا القبر حتّٰی یعرف انه قبر فلا یوطأ، قال محمد وبه نأخذ ولا نرٰی ان یّزاد علٰی ماخرج منه، ونکره ان یجصّص او یطین او یجعل عنده مسجدا او علما او یکتب علیه ویکره الاجر ان یبنٰی به او یدخل القبر ولا نرٰی برش الماء علیه بأسا وهو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالٰی۔

اخبرنا ابو حنیفة قال حدّثنا شیخ لنا یرفعهٗ الی النّبیّ صلّی الله علیه وسلّم انّهٗ نهٰی عن تربیع القبور و تجصیصها قال محمّد وبه نأخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالٰی"

(کتاب الآثار۔ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۱۴۰۷ھ، ص ۵۲)

"قبر اتنی اونچی کرو کہ وہ قبر معلوم ہو، تاکہ روندی نہ جاسکے، امام محمدؒ کہتے ہیں، یہی ہمارا مسلک ہے۔ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ قبر سے جو مٹی نکلتی ہے، اس سے زائد قبر پر نہ ڈالی جائے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی مکروہ (حرام) ہے کہ قبر کو پختہ کیا جائے یا اس کو (مٹی سے ہی) لیپا جائے۔ یا اس کے پاس مسجد یا کوئی علامت قائم کی جائے، یا اس پر لکھا جائے۔ اور یہ بھی مکروہ (حرام) ہے کہ قبر پر پختہ اینٹوں سے کچھ تعمیر کیا جائے، یا قبر

کے اندر اس کا استعمال کیا جائے۔ البتہ قبر پر پانی کے چھڑکاؤ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ہمیں امام ابوحنیفہؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں، ہمارے شیخ نے یہ مرفوع حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو چوکور بنانے اور پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

امام محمدؒ کہتے ہیں، یہی ہمارا مسلک ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔"

۲۔ امام ابوحنیفہؒ کے دوسرے تلمیذِ خاص قاضی ابو یوسفؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"عن ابی حنیفة عن ابراھیم انّه کان یکرہ ان یّجعل علی القبر علامة وان یّضع علی اللّحد آجر وان یّجصّص القبر"

(کتاب الآثار، ص ۸۴، الطّبعة الاولیٰ، قاہرہ، مصر)

"امام ابوحنیفہؒ اپنے استاد امام ابراہیمؒ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ (حرام) جانتے تھے کہ قبر پر کوئی علامت (نشانی) رکھی جائے، یا قبر پر پختہ اینٹ استعمال کی جائے، اور قبر کو پختہ کیا جائے۔"

۳۔ فقہ حنفی کی معتبر ترین کتاب "الهدایة" میں ہے:

"ویکرہ الآجر والخشب، لانّهما لِاِحکام البناء والقبر موضع البلیٰ ثم بالآجر اثر النّار فیکرہ تفاؤلاً۔"

(الہدایۃ مع فتح القدیر، ج ۲، ص ۱۳۹، فصل فی الدفن، طبع مصر، ۱۹۷۰ء)

"قبر کے لیے پختہ اینٹ اور لکڑی کا استعمال مکروہ (حرام) ہے، اس لیے کہ یہ دونوں چیزیں کسی عمارت کو پختہ بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں، جب کہ قبر (پختگی کی بجائے) بوسیدگی کی جگہ ہے۔ علاوہ ازیں پختہ اینٹ میں آگ کا اثر ہوتا ہے، تو بطور تفاؤل بھی اس کا استعمال مکروہ ہے۔"

۴۔ فتاویٰ عالم گیری، جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ اسے پانچ سو حنفی علماء و فقہاء نے مرتب کیا اور آج کل کے حنفی علماء پاکستان میں بھی فتاویٰ عالم گیری کے نفاذ کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں، اس میں لکھا ہے:

"ویسنّم القبر قدر الشّبر ولا یربع ولا یجصّص ولا باس برش الماء علیه ویکرہ ان یّبنیٰ علی القبر او یقعد او ینام علیه او یوطأ علیه او یقضی حاجة الانسان من بول او غائط او یعلم بعلامة

من كتابة ونحوه ..... ويكره عند القبر مالم يعهد من السّنّة و المعهود منها ليس الّا زيارته والدّعاء عنده قائمًا۔"

(فتاویٰ عالم گیری، ج ۱، ص ۱۶۶، مطبع امیریہ، بولاق، مصر ۱۳۱۰ھ)

"قبر ایک بالشت اونچی کوہان نما بنائی جائے، چوکور نہیں۔ اسے پختہ نہ کیا جائے، البتہ پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور مکروہ (حرام) ہے کہ قبر پر کوئی عمارت بنائی جائے، یا اس پر بیٹھا یا سویا جائے، یا اسے روندا جائے یا وہاں بول و براز کیا جائے، یا کوئی کتبہ وغیرہ لگا کر نشانی قائم کی جائے۔

قبر کے پاس وہ سارے کام مکروہ (حرام) ہیں جو سنّت سے ثابت نہیں۔ اور سُنّت سے صرف دو ہی باتیں ثابت و معروف ہیں، ایک قبر کی زیارت، دوسری وہاں کھڑے ہو کر ان کے حق میں دعا کرنا۔"

۵۔ تقریباً یہی بات، جو فقہ حنفیہ کی مذکورہ کتابوں سے نقل کی گئی ہے، فقہ حنفی کی ایک اور اہم کتاب "البحر الرائق شرح کنز الدقائق" —— (ج ۲، ص ۱۹۴) میں بھی ہے۔

ایک ضروری وضاحت:

فقہ حنفی کی مذکورہ کتابوں میں یُکرَہُ، نَکرَہُ (مکروہ ہے یا ہمارے نزدیک مکروہ ہے) کے جو الفاظ آئے ہیں، اس کا مطلب کراہتِ تحریمی ہے، کراہتِ تنزیہی نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں، اور پھر اس بنیاد پر مذکورہ کاموں کا جواز مہیّا کر لیتے ہیں۔ ہماری اس بات کی دلیل فقہ حنفیہ ہی میں بیان کردہ یہ اصول ہے کہ جب فقہاء کے کلام میں کراہت کا لفظ مطلق استعمال ہو تو اس کراہت سے مراد تحریم (حرام ہونا) ہے۔ چنانچہ فتاویٰ شامی میں ہے:

"واعلم انّ المکروہ اذا اطلق فی کلامھم فالمراد منہ التّحریم۔"

(ردّ المحتار، شرح درّ مختار، ج ۱، ص ۲۰۷، طبع قدیم مصر)

بہرحال مذکورہ حوالوں سے بھی واضح ہے کہ قبروں کو پختہ بنانا، ان پر گنبد یا عمارت تعمیر کرنا، ان پر بطورِ علامت کتبہ لکھ کر لگانا اور دیگر غیر مسنون کام، سب ناجائز اور حرام ہیں۔ ان سے اجتناب ضروری ہے۔